INTERNATIONAL JOURNAL OF SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 3, Issue 4, 2025

فیوض یزدانی اور فوائدالفواد کے مماثلتی پہلوں کا تقابلی جائز

A COMPARATIVE STUDY OF SIMILARITIES BETWEEN FAYUZI YAZDANI AND FAWAID AL-FUAD

Shahar Bano[*1], Dr Nosheen Zaheer[2]

[*1]*MPhil Scholar, Islamic Studies Department, Sardar Bahadur Khan Women's University Quetta*
[2]*Associate Professor, Islamic Studies Department, Sardar Bahadur Khan Women's University Quetta*

Corresponding Author: *
Shahar Bano[*1]

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.15240025

Received	Revised	Accepted	Published
27 February, 2025	27 March, 2025	11 April, 2025	18 April, 2025

ABSTRACT
Islamic mysticism, or Tasawwuf, is a spiritual science that centers on the love of Allah and His final Messenger (S.A.W.), aiming for the enlightenment of the soul and heart. This sacred discipline emphasizes the purification of the qalb *(heart) and* nafs *(self), along with the moral regulations* (ahkām al-akhlāq)*. The present study examines the works of two prominent mystics: the Urdu translation of Sheikh Abdul Qadir Jilani's* Al-Fath al-Rabbani *by Fayuzi Yazdani, and* Fawaid al-Fuad *by Khawaja Nizamuddin Auliya. The comparative analysis will explore the similarities in literary style, key themes related to Tasawwuf, and the sources referenced by these Sufi authors in the composition of their respective texts.*
Keywords: *Islamic Mysticism, love of Allah, Submission.*

تعارف

تصوف اسلامی روحانی سائنس ہے جیسے علم القلب، علم المکاشفہ، علم لدنی اور علم المعرفہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہےاور اس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ انسان کے قرب الٰہی کے حصول کے لیے باطنی و روحانی پہلوں یا روحانی و نفسیاتی پہلوں کا احاطہ کرتی ہے (Khoda 2019)۔

پس تصوف کا محور ومرکزقلب، نفس اور احکامات اخلاق ہے جو انسان کو باطن کے تزکیہ و تصفیہ کا پابند بناتا ہے ۔ تصوف میں صوفیہ مختلف طرق سے قرب خداوندی کے حصول کے لیے مجاہدہ کرتے ہیں ان تمام طرق کا ایک روحانی شجرہ ہے جو کسی نہ کسی صحابہ سے توسل سے رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے(قاسمی 2023) ان سلاسل میں سے ایک سلسہ قادریہ ہے اور دوسرہ سلسہ چشتیہ ہے ۔ اور موجودہ تحقیق میں سلسہ قادریہ کی کتاب فیوض یزدانی اور سلسہ چشت کی ایک کتاب فوائد و فواد کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا۔

سلسلہ قادریہ کے بانی شیخ عبدالقادر ہیں۔ آپ نجیب طرفین سید ہیں آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ اور لقب ام الخیر ہے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسینؓ سے ہوتے ہوئے حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ ابو محمد عبدالقادر بن ام الخیر ام الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی بن ابو جمال الدین بن سید محمد بن سید محمود بن ابو عطا بن کمال الدین عیسی بن ابو علا الدین بن محمد جواد بن علی رضا بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔ آپ کے والد ماجد کا نام ابو صالح لقب جنگی دوست ہے۔ آپ کے والد ماجد کا سلسلہ نسب حضرت حسنؓ سے ہوتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کاشجرہ والد کی نسبت سے یہ ہے۔ ابو محمد عبدالقادر بن ابو صالح جنگی دوست،موسی بن ابو عبداللہ بن یحیی بن محمد بن داود بن موسی بن عبداللہ بن موسی جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین(ابو خلدون2004)۔

چودھویں صدی میں سلسہ چشتیہ کے سب سے مایہ ناز صوفی خواجہ نظام الدین اولیاء ہیں۔ آپ کے شیخ فریدالدین گنج بخش ہیں۔ آپ کا نام سیدمحمد لقب نظام الدین القابات،نظام الاولیاء،محبوب الہیٰ، سلطان المشائخ،سلطان الاولیاء،اور زری زربخش وغیرہ ہیں-(ابوالحسن 1986)۔ حضرت خواجہ ؒ کے والدِ بزرگوار کا نام سید احمد عرب تھا جو ایک عالم اور بڑے با کمال صالح اور صاحبِ دل بزرگ تھے آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی زلیخا تھا نہایت نیک سیرت اور ولیہ خاتون تھیں-(آ ئی ٹی مجلس :سن ندارد)۔ آپ کے روحانی تعلیمات کا مخزن آپ کے ملفوظات فوئد الفواد ہیں جس میں مسلمانوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لئے تمام فضائل اخلاق سے مزین ہونے کا درس دیا گیا ہے۔ خواجہ نظام الدین کی تعلیمات آج کی جدید نفسیاتی تحقیق کانچوڑ ہے کہ انسان کی خوشی یا نجات کا دارومدار اس بات پر نہیں ہے کہ وہ زندگی کی آسائشوں سے منہ موڑ لے یا ان کا یکسر انکار کر دے بلکہ اس کا حل اس معتدل اور تندوست کائناتی جذبات سے ہے جو اسے انسان ہونے کے ناتے اپنے ماحول اور مخلوقات سے ہمدردانہ رویہ اختیار کرنے کے قابل بنائے-جسے کاسمک ایموشن کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے (Sengupta 2020)

سابقہ ادبیات کا مطالعہ

خالق کائنات کی کائنات میں مختلف مخلوقات موجود ہیں جو اپنی تخلیق اور خصوصیات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں وہ نوری مخلوق جو سراپا خیر ہے اسے فرشتہ کہتے ہیں اور وہ ناری مخلوق کو سراپا شر ہے وہ شیطان ہے اور وہ خاکی مخلوق کو خیر اور شر کا مجموعہ ہے انسان کہلاتا ہےہر انسان اپنی فطرت میں دوسرے سے مختلف ہے جس نے خیر کا راستہ چنا اور جس نے اپنے نفس کو قرب الہٰی کے لیے مجاھدے کی آگ میں جلایا وہ مثل کندھن ہےاور جو اپنے نفس کے بہکاوے میں آیا وہ مثل ابلیس ہے۔ انسان کی اس متنوع فطرت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ انسان کانوں کی مانند ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں۔ انسان کو اگر باطن کی بیماریوں کا مرض لگ جائے تو اس کا علاج بھی روحانی معالج کرتے ہیں۔ تصوف میں ان روحانی معالجین کو مرشد کہتے ہیں جو مختلف سلاسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے طبیب اعظم ، مرشد اعظم اور معلم اعظم حضرت محمدمصطفیٰ ﷺ ہیں ۔ جن سے روحانی بیماریوں کا علاج سب سے پہلے صحابہ اکرام نے سیکھا پھر یہ سلسلہ تابعین اور تبع تابعین تک پہنچا۔اور اب اس باطنی علاج کے معالجین مختلف سلاسل سے منسلک ہیں لیکن ان کاشجرہ نسب صحابہ اکرام سے ملتا ہے۔ (حقانی سن ندارد)

ان سلاسل تصوف میں سے چندکے نام اور ان کے بانی کی تفصیل یوں ہے۔ سلسلہ نقشبندی ان سلاسل میں سب سے قدیم سلسلہ ہے ان کے شیوخ میں حضرت یوسف ہمدانی (1140ء)، خواجہ محمد اتالیسوی (1166ء)، حضرت عبدالخالق غجدوانی (1179ء) شامل ہیں مگر اس سلسلہ کو حضرت خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند کی نسبت سے شہرت ملی۔ اس سلسلے کو سلسلہ خواجگان بھی کہتے ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے بانی کا نام شیخ عبدالقادر جیلانی (1166ء) ہے۔ سہروردیہ سلسلہ کے بانی حضرت شہاب الدین سہروردی (1134ء) ہیں۔سلسلہ چشت کے بانی حضرت ابو اسحاق شامی (940ء) ہیں مگر اس کی شہرت و اشاعت حضرت خواجہ معین الدین چشتی (1236ء) کے ذریعے ہوئی۔ مولویہ سلسہ کے بانی حضرت جلال الدین رومی (1273ء)ہیں مگر یہ سلسلہ اناطولیہ تک محدودہے-(قاسمی 2003)

سلسلہ قادریہ کی تعلیمات جوشیخ عبدالقادر جیلانی سے منسلک ہیں ان کی کتاب میں ان کی وضاحت ملتی ہے-ان کی تمام تعلیمات کا احاطہ کرنا تو یہاں ممکن نہیں لیکن ان کی اللہ کی محبت اور آپﷺ سے محبت کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے محبت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اللہ پاک سے محبت آسان نہیں یہاں کتنے لوگ ہیں جو اللہ سے محبت کا دعوی کرتے ہیں اور اللہ کی محبت کے قریب بھی نہیں ہوتے اور کتنے لوگ ایسے ہیں کہ وہ دعوی نہیں کرتے مگر اللہ کی محبت ان کے نزدیک ہوتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اللہ سے محبت کی ایک نشانی یہ ہے کہ محبوب کے لئے تیرا کوئی ارادہ باقی نہ رہے اور نہ اس کو چھوڑ کر دنیا یا آخرت یا کوئی مخلوق تیری توجہ ومحبت کا مرکز بنے۔ اللہ کی محبت کو لازم پکڑ یہ واحد محبت ہے جو تجھے نفع دے گی ۔ تمام مخلوق تجھے اپنے فائدے کے لئے چاہتی ہے اور صرف اللہ تجھے تیرے لئے چاہتا ہے اور تجھے دوست رکھتا ہے۔ شیخ عبدالقار جیلانی عشق رسول کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم اپنی نسبتوں کو نبی اکرمﷺ کے ساتھ درست کر لو۔ آپ مزید کہتے ہیں کہ جس کی اتباع آپﷺ کے ساتھ درست ہو گئی تو اس کی نسبت آپﷺ کے ساتھ صحیح ہو گئی۔ اور جب تم رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کی تابعداری کروگے تو آخرت میں تمھیں ان کی مصاحبت نصیب ہو گی(نجیب الرحمن 2018)

صوفیہ کی تمام تعلیمات کا محور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور ان کے قرب کاحصول ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل تحقیق میں دو اولیاء اللہ کی کتب کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ ان دونوں کتب میں مماثلتی پہلوؤں کا احاطہ کیا جا سکے۔ یہ مماثلتی جائزہ ان دونوں کتب کے انداز بیان، موضوعات اور ان کے مصادر کتب کے حوالے سے ہو گا۔

مماثلت

زیر تحقیق کتب فیوض یزدانی اور فوائد الفواد کا مقصد انسان کو محبت الٰہی اور محبت رسول ﷺسے اس طرح روشناس کرواتی ہیں کہ انسان کی حیات کا مقصد اول ہی ان دونوں ہستیوں کی محبت کا تمام کائنات کے رشتوں اور چیزوں پر غالب اورافضل ہو

INTERNATIONAL JOURNAL OF
SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 3, Issue 4, 2025

جانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے یہ دونوں اولیاء اللہ اپنی کتب میں انسانوں کو وہ تمام اصول بیان کرتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان ایمان کی حلاوت پا سکتاہے۔ فیوض یزدانی جو شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب الفتح الربانی کا اردو میں ترجمہ ہے باسٹھ مجالس پر مشتمل ہیں اور اس کا بنیادی موضوع انسان کے اصلاح نفس ہے جو اسے خدا کو مقرب بناتا ہے۔ ان مجالس میں سے بعض مجالس مختصر ہیں او بعض مفصل ہیں۔ یہ تمام مجالس ایک سال کے عرصے پر محیط ہیں جن کا دورانیہ ماہ شوال المکرم 545ھ سےرجب المرجب 546ھ ہے۔ ان مجالس میں سےگیارہ مجالس کا انعقاد عشاء کے بعد اور اکاون مجالس صبح کے وقت منعقد ہوئیں۔ (میرٹھی سن ندارد)

فوائد الفواد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی ملفوظات اور مواعظ پر مشتمل فارسی کتاب ہے جیسےحضرت خواجہ امیر حسنؒ علا سنجری دہلوی نے خواجہ نظام الدین اولیا کی صحبت میں قلمبند کیا اور کتاب کے تکملے پر خواجہ نظام دین اولیاء نے اس پر نظر ثانی کر کے نامکمل عبارتوں کو مکمل کروا دیا۔ اس کتاب کےکا اردو ترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی نے کیا ہے۔ ۔اس کتاب میں کل پانچ جلد یں ہیں اور ہر جلد میں تعداد کے اعتبار سے مختلف مجالس کا ذکر کیا گیا ہے۔یہ مجالس وقت اور زمانے کے لحاظ سے الگ الگ ہیں اور مختلف موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔چند مجالس طویل جبکہ چند مختصر ہیں ،اس کتاب کو لکھنے میں پندرہ سال کا عرصہ لگا ہے اور ہر مجلس کو براہ راست سن کر قلم بند کیا گیا ہے۔پہلی مجلس ۳شعبان ۷۰۷ھ مطابق ۲۸ ،جنوری ۱۳۰۸ ء اتوار کو قلم بند ہوئی ہے اور پانچویں جلد کی آخری مجلس ۲۰ شعبان ۷۲۲ھ۵ستمبر ۱۳۲۲ءاتوار کو لکھی گئی ہے۔کتاب میں کل ۱۸۸مجالس قلم بند ہوئے ہیں(دہلوی 2017)

زیر تحقیق کتب میں مجالس و مواعظ کےموضوعات کو کسی ترتیب سے درجہ بند نہیں کیا گیا بلکہ ایک ایک مجلس اپنے اندار متنوع موضوعات پر مشتمل ہے اس تحقیق میں ان تمام مجلالس کے موضوعات اور ان کے سلوب نگارش اور مصادر کو مماثلتی پہلوں کے تقابل کے لیےدرجہ بند کرکے ترتیب دینے کی عاجزانہ کوشش کی گئی ہےجو درج ذیل ہے۔

اسلوب نگارش

فیوضِ یزدانی اور فوائد الفواد میں جو ایک غیر معمولی مماثلت پائی جاتی ہےکہ یہ دونوں کتب سادہ اور عام فہم آسان الفاظ میں وعظ و نصیحت بیان کرتی ہیں جو اپنے اندرارشاد و ہدایت کا سمندر ہیں۔ ان مواعظ میں ہر طبقہ علم کو مخاطب کیا گیا ہے چاہےاور ان کی تربیت کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ جہلا کو پہلے صاحب علم و عمل بننے کی نصیحت کی گئی ہے اور صاحب علم کو صاحب عمل بننے کی۔ پس ان کتب کے آسان اور دلکش جملوں کی وجہ سے کتب ہٰذاہ سے ہر عام و خاص فائدہ لے سکتا ہے اور ان میں موجود علم کے خزانوں سے مستفید ہو سکتا ہے۔کتب کے تراجم میں بھی اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جتنے آسان اور خوبصورت الفاظ میں اصل کتب کی مجالس بیان ہوئی ہیں تراجم جو کہ اردو زبان میں لکھے گئے ہیں اس لئے یہاں بھی ویسے ہی آسان متبادل الفاظ کو استعمال کیا جائے جس سے ان کتب کے حقیقی مطالب میں کوئی کمی نہ ہونے پائے۔ان کتب کے مجالس کو پڑھتے ہوئے قاری کو بوریت کا بلکل بھی احساس نہیں ہوتا بلکہ مزید مطالعہ کرنے کا شوق بڑھتا ہے ۔

Institute for Excellence in Education & Research

یہ دونوں کتب اپنے انداز بیان میں ایک اور اہم مماثلت رکھتی ہیں کہ ان کی ہر واعظ میں موضوع کے مطابق قرآن پاک کی آیات مبارکہ اور احادیث نبوی ﷺکے حوالے ملتےہیں۔ جن وا نس کے مقصد تخلیق کو بیان کرنے کے لئے دونوں سورہ الذاریا ت کی آیت 56کو تحریر کرتے ہیں۔ جس میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ”میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔“ اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب میں لوگوں کو شرم و حیاء پر درس دیتے ہوئے ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔”حیاء جز ہے ایمان کی“ (میرٹھی سن ندارہ)۔ اسی طرح سے شیخ نظام الدین اولیا ءؒ نے فوائد الفواد میں مخلوقِ خُدا کو سچی توبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایک حدیث ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں“(دہلوی 2017)

یہ دونوں کتب حصول معرفت کے لئے شریعت پر مکمل عمل پیرا ہونے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ یہ دونوں شخین راہ سلوک کے سالک کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور پھر شریعت و سنت کی اتباع کو حصول معرفت کا واحد ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادرجیلانیؒ اپنے خطابات میں بہت صاف اور کھرے الفاظ میں فلاح و کامیابی کے لئے شریعت کے تمام احکامات پر عمل پیرا ہونے اور تمام برائیوں سے منع ہونے کا درس دیتے ہیں جن سے شریعت مطہرہ نے اجتناب کرنے کا حکم دیا(میرٹھی سن ندارت)۔خواجہ نظام الدین اولیاء سالک کو راہ مستقیم پر چلنے کا درس دیتے ہوئے شریعت محمدیہﷺ کے احکامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئےقرآن و حدیث کے ساتھ حکایات کو بھی بیان کرتے ہیں تاکہ ہر طبقہ علم سے تعلق رکھنے والا ان احکامات کو نہ صرف سمجھے پر اس پر عمل پیرا بھی ہو(دہلوی 2017)

موضوعات میں مماثلت

ان دونوں کتب میں جو سب سے پہلی بات مشترک ہے ان دونوں شیخین نے آپﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سب سے پہلےاسلامی عقائد، اورخصوصی طور پر عقیدہ توحید اور آپﷺ کی رسالت و نبوت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ یہ دونوں شیخین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو دونوں جہانوں میں کامیابی کی کنجی قرار دیتے ہیں۔ اسلامی عقائد کے بعد یہ عبادات اسلامی میں اخلاص کو قبول عبادت اور قرب خدادندی کا واحد ذریعہ بتاتے ہیں۔ آپ دونوں اپنی ملفوظات میں انسانیت

کی فلاح کا واحد حل معاملات میں اخلاق کے اسلامی اصول و ضوابط کی پابندی میں دیکھتے ہیں۔ یہ دونوں ملفوظات فضائل اخلا ق اوررذائل اخلاق کی اہمیت پر قرآن و حدیث کی روشنی میں سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔ ان تمام موضوعات کا ایک ریسرچ پیپر میں احاطہ ممکن نہیں لیکن ان سے کچھ منتخب موضوعات درج ذیل ہیں۔

ولایت اللہ

شیخ عبدالقادر جیلانی وِلایت کو طلب ذات حق کہتے ہیں جو سچے سالک کو ما سوائے اللہ کے ہاتھ سے چھڑا کر قرب حق کے دروازے تک لے جاتا ہے اور وہاں ولایت اللہ سچے کی ہے۔ جب سالک اس حالت کو پہنچ جائے تو دنیا اور آخرت خادم بن کر اس کے پاس بلا مضرت و مشقت آئیں گی۔اس منزل پر پہنچنے والے کو حق تعالیٰ کی طرف سے خاطر (الہام) آئے گا جو اس کوادب سکھائے گا ، اسے ثابت قدم بنائے گا، وہی اسے متحرک اور مسکون بنائے گا، وہی اسے حکم دے گا اور وہی اسے منع کرے گا(میرٹھی سن ندارد)۔ شیخ نظام الدین اولیاء وِلایت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ولی تائب ہوتا ہےاور طاعت خداوندی سے بہت ذوق پاتا ہےجس سے وہ مریدوں کو طریقت کے آداب سکھتا ہے اور انہیں خدا کے قریب کرتا ہے خلقت اور اس ولی کے مابین کے تعلقات کو وَلایت سے منسوب کیا جاتا ہے مگر جو قرب و محبت اور انعامات اللہ رب العزت ولی کو عنایت کرتا ہے جو اس ولی اور اس کے رب کے مابین ہوں اسے وِلایت کہتے ہیں۔ جو ولی اپنے کسی خلیفہ کو عنایت نہیں کر سکتا(دہلوی 2017)

ترک دنیا

شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی مجلس میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صاحبزادے تو دنیا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ تو اس میں مزے اڑائے اور اللہ پاک کی نافرمانیاں کرے بلکہ اس دنیا میں بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ اس نافرمانی کو االطاعت خدا وندی سے بدلے۔ اطاعت کا مطلب یہ نہیں کہ تو صرف زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے پر قناعت کرے بلکہ جب تک تو اپنے عمل کو اللہ کے فرمان کے مطابق نہ کر لے تجھے کوئی نفع نصیب نہیں ہو گا(میرٹھی سن ندارد)۔خواجہ صاحب اپنی کتاب میں حکایات بیان کرتے ہیں اور پھر اس کی تشریح سے اس حکایت کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ آپ مریدین کو تاک دنیا کی رغبت دلانے کے لیے ایک بزرگ کا قصہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک پرہیزگار بزرگ تھے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ دیگ میں اصل چیز گوشت ہے نماز، روزہ اور تسبیحات تو دیگ کے مصالحہ جات ہیں۔ جب ان بزرگ سے اس تمثیل کو بیان کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ گوشت دراصل ترک دنیا ہے ۔ اول بندے کو چاہیے کہ ترک دنیا اختیار کرے اور اس کا دلی تعلق کسی چیز سے نہ رہے۔ اگر وہ نفلی نماز روزہ کرے نہ کرے کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر دنیا کی محبت دل میں ہو گی تو دعاؤں اور اوراد سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔آپ ترک دنیا کا خلاصہ س طرح بیان کرتے ہیں کہ ترک دنیا یہ نہیں کہ تو لباس پہننا ترک کر کے ایک لنگوٹ پہن لے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ لباس پہنے اور کھانا کھائے مگر جو کچھ آئے اسے خدا کی راہ میں خرچ کردے اسے جمع نہ کرےاس کی رغبت نہ رکھے اور اپنے دل کو کسی چیز سے وابستہ نہ کرے(دہلوی2017)

اولیاء اللہ

شیخ عبدالقادر اولیاء اللہ کی نشانیاں بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کے ولی وہ ہیں جن کے قلوب قرب خداوندی میں ہیں اس لئے نہ وہ غیر کو سنتے ہیں اور نہ ہی انہیں دیکھتے ہیں ۔ یہ لوگ اپنے رب کہ محبت میں مقید ہوتے ہیں وہ اللہ عزوجل کی صفات جلال اور جمال کے درمیان رہتے ہیں ۔ کائنات کی تمام مخلوقات جن میں انسان، جنات، فرشتے اور دوسری مخلوقات ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ رسول اللہ کے نائب ہیں جو مخلوق کو اللہ کے احکامات کی دعوت اور ممنوعات سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہیں ۔ ان کی محبت بھی اللہ عزوجل کے لیے ہے اور بغض بھی اللہی کے بارے میں رکھتے ہیں۔ یہ سر تا پا اللہ کی محبت کے لیے ہیں ۔ جو ان کی محبت کو کامل کرتی ہے اور انہیں نجات و فلاح حاصل ہو جاتی ہے(میرٹھی سن ندارد) خواجہ صاحب بھی اپنی کتاب میں ان مردان خدا کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ یہ ہمیشہ یاد حق میں مستغرق رہتے ہیں یہاں تک کہ انہیں اپنا کھانا پینا بھی یاد نہیں رہتا۔اور یہ مردان خدا جو کام بھی کرتے ہیں اللہ کے لئے کرتے ہیں آپ اس کی تشریح ایک حکایت سے کرتے ہیں جس میں دو درویش خدا کا ذکر ہے جن سے ایک نے اپنے زوجہ کے حقوق کی آدائیگی میں اس کی حق تلافی نہ کی مگر انہوں نے کبھی بھی اپنے نفس کی خواہش پوری کرنے کے لئے اپنی زوجہ سے ہم بستری نہ کی اور دوسرے درویش نے بھی کھانا نہ تو نفس ذوق اور نہ حصول لذت کے لئے کھایا ۔ بلکہ کھانا عبادت کی طاقت حاصل کرنے کے لئے کھایا(دہلوہ 2017)

تقوی

شیخ عبدالقادر جیلانی تقوی کی فضیلت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صاحبزادے تو اللہ عزوجل سے ڈرتا رہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ کوئی دروازہ بھی تجھ پر بند نہ ہو۔ بس تقوی ہر دروازے کی کنجی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اللہ پاک خود ارشاد فرماتا

ہے " جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے نکلنے کے لئے راستہ کر دیتا ہے اور اس کو رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا(میرٹھی سن ندارد)

خواجہ صاحب جب تقوی کو بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ متقی وہ ہے جو کبھی گناہ سے آلودہ نہ ہوا ہو مگر تقوی کا ذکر کرتے ہوئے متقی اور تائب دونوں کا تقابل جو پہلے ذکر ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک حکایت میں ہے کہ دو لوگوں میں بحث ہوئی کہ متقی افضل ہے کہ جس نے کبھی کوئی کسی گناہ کاارتکاب نہیں کیا یا وہ جس سے گناہ تو سرزد ہوا مگر وہ سچے دل سے تائب ہو گیا۔ ان دونوں کے درمیان جب تکرار طوالت اختیار کر گئی تو یہ دونوں رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بارے میں رہنمائی طلب کرنے لگے آپﷺ نے ان دونوں کو کہا کہ تم دونوں گھر لوٹ جاؤ اور کل باہر نکل کر جس شخص سے تمھاری سب سے پہلے ملاقات ہو اس سے اس کا جواب طلب کرو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور اگلے روز وہ جس شخص سے ملے اس سے اس کا جواب طلب کیا اس شخص نے جواب دیا کہ میں تو پڑھا لکھا نہیں ہوں مگر مجھے یہ معلوم ہے کی میں جب کپڑا بنتا ہوں اور تار ٹوٹ جائے تو میں اسے جوڑ دیتا ہوں اور یہ بے ٹوٹے تار سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے(دہلوی 2017)

مومن ومنافق

شیخ عبدالقادرجیلانی مومن اور منافق کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سچا مومن وہ ہےجو اپنے مولیٰ اپنے رب سے ایسے متصل ہوتا ہےکہ اپنے تمام اوقات میں اپنے رب کا عبد بنتا ہے اپنی تمام عبادات یک جہت ہو کر اللہ کے لئے خالص کر تا ہے وہ مخلوق کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا چھوڑ دیتا ہے ، وہ غیر اللہ سے مانگنے والے کو بیوقوف سمجھتا ہے کیونکہ وہ تمام خزانوں کے مالک کو چھوڑ کر غیر اللہ سے سوال کرتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی منافق کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ ایسا شخص جس نے توحید کو دروازے پر رکھا ہو اور شرک کو گھر کی زینت بناتا ہے۔ایسے شخص کی زبان تو تقوی کا ورد کرتی ہے اور دل فاجر ہوتا ہے۔ ایسا شخص زبان سے شکر ادا کرتا ہے لیکن اس کا قلب اعتراض میں مشغول ہوتا ہے۔ ایسا شخص اللہ کا بندہ ہونے کا دعوی کرتا ہے اور اطاعت ماسوا کی کرتا ہے(میرٹھی سن ندارد)۔خواجہ صاحب دنیا کی عداوت و محبت میں تین طبقات انسانی کا ذکر کرتے ہیں ایک قسم وہ ہے جو نہ صرف دنیا کو دوست رکھتی ہے بلکہ ہر وقت دنیا کے خیال وطلب میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دنیا کو دشمن رکھتی ہے اور اس کا ذکر بھی خیر کے ساتھ نہیں کرتی۔ اور پوری قوت سے اس کی عداوت کرنے میں لگے رہتے ہیں اور تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو نہ اسے دوست رکھتے ہیں اور نہ دشمن۔ وہ دنیا کا تذکرہ محبت اور عداوت دونوں کے ساتھ نہیں کرتے اور آخیر الذکر قسم پہلی دو سے افضل ہے (دہلوی2017)

Institute for Excellence in Education & Research

قناعت

شیخ عبدالقادر جیلانی قناعت کی حقیقت پر روشنی ڈالتےکہتے ہیں کہ مومن زاد راہ لیتا ہے اور کافر مزے اڑاتا ہے۔پس مومن وہ ہے جو اپنے تھوڑے سے مال پر قناعت کرتا ہےاور اس کا زیادہ حصہ آخرت کی طرف بھیج دیتا ہے۔ وہ اپنے لیے صرف اتنا ہی منتخب کرتا ہے جتنا سوار کا توشہ ہواور جسے وہ اٹھا سکتا ہو ۔ اس کا سارا مال آخرت میں ہے۔ اس کا سارا دل اور ہمت آخرت میں مصروف ہے۔ اگر اس کے پاس عمدہ کھانا ہوتا ہے تو وہ اسے فقرہ میں ایثار کرتا ہےکیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے آخرت میں اس سے بہتر کھانے کو ملے گا(میرٹھی سن ندارد)۔خواجہ صاحب اپنی کتاب میں قناعت کو اس طر ح بیان کرتے ہیں کہ ان کے مرید کا ٹاکرا ایسے دوریش سے ہوا جن کا پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے لگا ہوا تھا۔ تو ان مرید نے ایک سکہ ان کے سامنے رکھ دیا تو اس درویش نے جوب دیا کہ آج میں کھلی پیٹ بھر کر کھا لی ہے۔ اور اپنی خوراک کی طرف سے میں نے پوری بے فکری کر لی ہے۔ اس لیے مجھے اس سکے کی ضرورت نہیں۔ اور واقعہ کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے اس کے صدق کی انتہاء پر تعجب فرمایا اور اسے قناعت و صبر کہا۔پس قناعت کا مطلب غیر حق تعالیٰ سے کسی قسم سے بے پرواہ ہو جانے کا نام ہے۔ (دہلوی2017)

توبہ

شیخ عبدالقادر جیلانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوا اور بیماری دونوں پیدا کی ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ظلم بیماری ہے اور اس کی دوا گناہوں کے نشے سے توبہ کرنا ہے۔ اور دوا کا مکمل اثر اس وقت ہو ا جب بیمار مخلوق کو مکمل طور پر اپنے دل سے نکال دے گا۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی معصیت کا ارتکاب ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔ بلکہ اپنے دین کے کپڑوں کی نجاست کو توبہ، اخلاص اور اس پر استقامت اختیار کرنے والے پانی سے دھو ڈال اور معرفت کی خوشبو سے اسے دھونی دے اور اسے معطر بنا(میرٹھی سن ندارد)

خواجہ صاحب توبہ کی فضیلت و حکمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تائب سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ رب العزت اسے ان تمام بری صحبتوں اور چیزوں سے دور کر دیتے ہیں جن مین وہ کبھی مبتلا تھا۔ یا دوسرے لفظوں میں توبہ کی یہ

INTERNATIONAL JOURNAL OF
SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 3, Issue 4, 2025

حکمت ہے کہ جب تائب اپنے دل کو تمام نا شائستہ کاموں سےپھیر لیتا ہے تو کوئی بھی اس کا ذکر ان جرم وگناہ کے کاموں کے ساتھ نہیں کرتا۔اور یہ ساری بات اس کی توبہ کی استقامت کی دلیل ہے۔۔ (دہلوی2017)

رویت باری تعالیٰ

شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ اگر بندہ کوئی عمل کرے اور اس کا معاوضہ وہ مخلوق سے طلب کرے تو اس کی جزا بھی مخلوق ہی ہو گی چاہے جنت ہو یا حوریں۔ مگر جب بندہ عمل خاص ذات حق کے لئے کرے تو اس کی جزا اس کا قرب اور اس کا دیدار ہو گا۔ پس اصل راحت دیدار حق میں ہے نہ کہ جنت میں ۔ اس دنیا، آخرت کی اور ماسوا اللہ کی ،ہستی کی اوقات ہی کیا ہے۔ اس طلب کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے شیخ فرماتے ہیں کہ کیا تو نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ" بعض تم میں سے وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہین جو آخرت چاہتے ہیں" پھر آپ مخلصین کی شان بتاتے ہوئے ارشاد ربانی سناتے ہیں "کہ وہ چاہتے ہیں اللہ کی ذات کو" ۔ پس ان تینوں طالبوں میں سب سے افضل وہ ہے جو جو بالب ذات حق ہے(میرٹھی سن ندارد)۔خواجہ صاحب رویت باری تعالیٰ کو مومنین کے لئے سب سے بڑی نعمت کہتے ہیں آپ سے جب سالک نے سوال کیا کہ کیا قیامت کے بعد دیدار خداوندی ہو گا۔ تو آپ نے اسے جواب دیا ،ہاں ۔پھر اس نے سوال کیا کہ کیا اس نعمت کے حصول کے بعد بھی بندہ اور نعمتوں کو دیکھے گا۔ آپ نے رویت باری تعالیٰ کی نعمت سے سر شار ہونے والے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس نعمت کو پانے کے بعد بندہ کئی ہزار سال تک اس حالت حیرت میں مستغرق رہے گا۔ پھر آپ نے مزید فرمایا کہ یہ تو بہت کم نظری ہے کہ اتنی بڑی نعمت کے حصول کے بعد بندہ کسی اور نعمت کو دیکھے(دہلوی 2017)

صبر و رضا

شیخ عبدالقادر جیلانی صبر و رضا کو یوں بیان کرتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ صبراختیار کرو کیونکہ دنیا ساری آفتوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے ۔ آپ مزید کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے ساتھ کوئی مصیبت موجود نہ ہو۔ کوئی خوشی ، غم کے بغیر نہیں۔ اور کوئی فراغی تنگی سے خالی نہیں۔ پس دنیا سے اتنا فائدہ لو جتنا تمھارا مقسوم ہے۔ اور شریعت کے احکامات کے مطابق اس دنیا میں زندگی بسرکرو۔آپ اپنی ساتویں مجلس میں تقدیر پر راضی برضا ہونے کے لئے کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی تقدیر سے موافقت اختیار نہیں کرتا اس کو نہ رفیق نصیب ہوتا ہے اور نہ توفیق۔ آپ مزید کہتے ہیں کہ وہ شخص نادان ہے جو چاہتا ہے کہ جو چیز اسے ناگوار گزرے وہ اس چیز کو بدل دے۔ آپ کہتے ہیں کہ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل تیری موافقت کرے؟ آپ تقدیر کی حکمت بیان کرتے ہرئے کہتے ہیں کہ اگر تقدیر نہ ہوتی تو انسان جھوٹے دعووں کہ شناخت ہی نہ کر پاتا ۔ آپ نصیحت فرماتے ہیں کہ جیسے تیرا نفس اللہ رب العزت کے حکم پر راضی ہونے سے منکر ہے تو بھی اپنے نفس کا منکر بن جا(میرٹھی سن ندارد)

خواجہ صاحب صبرو رضا میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ صبر تو یہ ہے کہ جب بندے کا کسی ناگوار چیز سے واسط پڑھے تو اس پر صبر یہ ہے کہ اس کی شکایت نہ کرے اور رضا یہ ہے کہ جب کوئی بندہ کسی نا پسندیدہ چیز میں مبتلا ہو جائے تو وہ کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہ کرے اور ایسا رہے کہ اس کا اس بلا سے سابقہ ہی نہیں پڑا۔ آپ اس کی مزید وضاحت کچھ مثالوں سے کرتے ہیں کہ جیسے کوئی شخص بہت جلدی میں ہو اور کوئی کانٹا اس کے پاؤں میں چلا جائے اور اسے پتہ ہی نہ چلے یا دوران جنگ کسی کو کوئی زخم آئے اور وہ جنگ میں اس قدر محو ہو کہ اس زخم کو محسوس ہی نہ کرے۔(دہلوی 2017)

طاعت

شیخ عبدالقادر جیلانی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت قلب سے ہوتی ہے قالب سے نہیں۔ طاعت کا تعلق قلب اور اسرارو معنی سے ہے۔آپ کہتے ہیں کہ طاعت کا پہلا اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں کاہلی کا لباس اتار دے ۔ مخلوق کے ساتھ قیام کرنے اور انھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے سے باز آ جائے۔شہوتوں، رعونتوں، نفاق اور مخلوق سےاپنی خود ستائش اور محبت و خواہش کے لباس سے دور ہو جائے۔ پس دنیا کا لباس زیب تن مت کر بلکہ آخرت کو اپنا لباس بنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور بےقدرت اور بے طاقت بن کر پڑ جا۔ جب تو اس کی طاعت کرے گا تو وہ تجھے اپنی رحمت سے اکٹھا کر لے گا۔ اس کی نعمتیں اوراحسان تجھے لباس پہنائیں گیں۔ چل اس کی طرف جدا ہو کر ماسوا اللہ سے(میرٹھی سن ندارد) خواجہ صاحب طاعت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اسے دو میں منقسم کرتے ہیں پہلا طاعت لاززمی اور دوسری طاعت متعدی۔ آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ طاعت لازمی کا فائدہ صرف اس کی بجاآوری کرنے والے کو ملتا ہے اور اس کی لازمی شرط اخلاص ہے جیسے نماز، روزہ۔ اور حج کرنے والا۔ جبکہ طاعت متعدی سے باقی لوگ بھی مستفید ہوتے ہیں جیسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اور شفقت برتنے سے۔ مگر طاعت لازمی کی طرح اس کے قبول ہونے کے لئے اخلاص لازمی شرط نہیں ہے یہ ہر حال میں قبول و مقبول ہے۔۔ (دہلوی2017)

مصادر و میں مماثلت

فیوض یزدانی اور فوائد الفود ، یہ دونوں ملفوظات میں موجود مصادر و مراجع کی تخریج ابھی تک نہیں کی گئی لیکن ریسرچر نے اپنی ایم۔ فل۔ مقالے میں ان کی تخریج کرنے کی کوشش کی ہے ۔ دونوں ملفوظات میں جو مصادر جن میں مماثلت پائی جاتی ہے وہ قرآن پاک اور آحادیث مبارکہ ہیں ۔ یہ دونوں شیخین اپنی مجالس میں موضوع کے مطابق قرآنی آیات اور آحادیث مبارکہ بیان کرتے ہیں۔جن میں سے کچھ کو ان کے موضوعات کے مطابق ذکر کیا جا رہا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی صبر کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سورہ البقرہ کی آیت 153 کا حوالہ دیتے ہیں کہ"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ آپ ذکر خداوندی کرنے اور شکر گزار بنے اور ناشکری سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے سورہ البقرہ آیت 152 کو بیان کرتے ہیں " تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کروں گا تم کو اور میرا شکر کرو اور نا شکرے مت بنو"۔ شیخ عبدالقادر جیلانی آپﷺ مقام و مرتبہ کو بحیثیت شارع سورہ الحشر کی آیت 7 سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک قرآن میں خود فرما رہے ہیں کہ "جو کچھ نبی دے اسے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو"۔ اللہ پاک کی شان و قدرت بیان کرتے ہوئے کہ اللہ وہ ہے جو دنیا جہان کے سینوں میں چھپی باتوں کو بھی جانتا ہے جسے سورہ المائدہ کی آیت 8 یوں بیان کر رہی ہے کہ"اللہ باخبر ہے ان باتوں سے جو دنیا جہان کے سینوں میں ہیں" اور اللہ کی شان کہ وہ تمام خزانوں کا مالک ہے اور وہ مقررہ وقت پر انہیں اترتا ہے جو سورہ الحجر کی آیت 21 میں یوں درج ہے۔ "اور جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ انداز سے اتارتے ہیں"۔

خواجہ صاحب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے اپنی وعظ میں کلام الہیٰ سے کئی ایسے آیات مبارکہ کو بیان کیا ہے جو اس موضوع کے لئے تصدیق ہوتی جن پر وہ وعظ فرما رہے ہوتے،جیسے کہ لوگوں کو صرف ایک حق تعالیٰ کی عبادت کرنے کا درس دیتے ہوئے قرآن کی سورۃ الذاریات آیت ۵۶ کو آپؒ بیان فرماتے ہیں۔''نہیں پیدا کیا جنوں کو اور انسانوں کو مگر اس لیے کہ وہ عبادت کریں''۔اسی طرح کتاب میں کئی مجالس ایسے ہیں کہ جن میں جگہ جگہ قرآنی آیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے اپنے مجالس میں نہ صرف قرآنِ پاک کی آیات کو بیان فرمایا ہے بلکہ قرآن کی عظمت اور ادب کے ساتھ پڑھنےپر بھی زور دیا ہے۔آپؒ فرماتے ہیں کہ ''جب پڑھنے والے کو کسی آیت کے پڑھنے پر ذوق اور راحت حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو بار بار دہرائے تاکہ تلاوت کے وقت جو سعادت حاصل ہوتی ہے اس کا بھر پور فائدہ اٹھا سکے۔اس کے علاوہ کتاب میں قرآن پاک کے چند ایسے آیتوں کا بھی ذکر ملتا ہے کہ جس کو پڑھنے سے قرآن پاک حفظ ہو جاتا ہے اور پھر یاد بھی رہتا ہے(دہلوی 2017)۔

فیوض یزدانی میں احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں جو موضوع کی مناسبت سے اہل مجالس کو بتائی گئی ہیں۔ فیوض یزدانی میں درج

صحیح بخاری کی کچھ آحادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔ مومن کی نشانیاں بتاتے ہوئے شیخ آپﷺ کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ ''مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے" (پالن پوری 2011)

فیوض یزدانی میں شیخ عبدالقادر جیلانی آپ ﷺ کی حدیث کا ایک حصہ حیاٗ ایمان کا جزہے کوصفحہ نمبر ۱۱۹ پردرج ذیل حدیث بیان کرتے ہیں۔کہ''حیاء جز ہے ایمان کی"(پالن پوری 2011)۔

فیوض یزدانی میں زنا کے موضوع پر صفحہ نمبر ۱۵۵میں ایک حدیث کو بیان کیا ہے۔کہ" آنکھیں بھی زنا کیا کرتی ہیں اور ان کا زنا نامحرم کی طرف نگاہ کرنا ہے"(عثمان سن ندارد)فیوض یزدانی میں صحیح مسلم کی بھی احادیث مبارکہ درج ہیں۔ جن میں سے ایک وہ ہے جو دنیا کو مومن کا قید خانہ بتاتی ہے۔ فیوضِ یزدانی کے صفحہ نمبر ۲۰۵پر دنیا کی حقیقت کے حوالے سے درجہ ذیل حدیث بیان کی ہے۔

"دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے"(سعیدی 2002)

فیوض یزدانی کے صفحہ ۱۰۳میں شیخ عبد القادر جیلانی اللہ پاک کے انگشت کے درمیان لوگوں کے قلوب اور پھر ان کے قلوب کو مختلف کیفیات پر تبدیل کرنے کی قدرت کو سنن ترمذی کی اس حدیث سے بیان کرتےہیں۔ ''لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا چاہتا ہے انہیں الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔'' (پالن پوری2011)

اسی طرح ایک اور حدیث بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی تقدیر کے حوالے سے اور تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں۔''کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لے آئے ۔''(پالن پوری2011)

عبدالقادر جیلانیؒ نے فیوضِ یزدانی کے صفحہ ۲۴۵ پر تقدیر کے حوالے سے سنن ترمذی شریف کی ایک اور حدیث کا حوالہ دیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرما یا لکھو قلم نے عرض کیا کیا لکھوں ؟ اللہ تعا لیٰ نے فرمایا تقدیر لکھو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہمیشہ تک ہونے والا ہے۔''(پالن پوری2011)

شیخ جیلانیؒ نے کتاب میں موت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے سنن ترمذی سے حدیث کو بیان کیا ہے کہ کس طرح سے یادِ موت انسان کو دنیاوی لذتوں سے بچا تی ہیں یہ حدیث فیوضِ یزدانی میں صفحہ ۲۵۸ پر ہے۔''لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کرو۔''(پالن پوری2011)

INTERNATIONAL JOURNAL OF SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 3, Issue 4, 2025

فیوض ِ یزدانی میں شیخ جیلانی ؒ نے ترمذی شریف کی حدیث کو دین کی سمجھ بوجھ کے حوالے سے بیان کیا ہے اور یہ حدیث کتاب کے صفحہ ۱۹۴پر موجود ہے۔’’اللہ جب بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے"۔((پالن پوری2011)

کتاب میں لوگوں کو حدیث پاک کے ذریعہ سے نصیحت کی گئی ہے کہ دین کے علم کو سیکھنے کے لئے استاد کا ہونا لازمی ہے اور سنن ابو داؤد سے حدیث کا حوالہ دیا ہے جو کتاب کے صفحہ ۳۲۹ پر ہے۔

’’مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔‘‘(جہانگیر 2016)

علماء کرام کے عزت اور مقام پر فیوضِ یزدانی میں صفحہ ۲۲ پر سنن ابنِ ماجہ کی حدیث کو بیان کیا گیا ہے۔

"بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں"(امین سن ندارد)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ احادیث مبارکہ کی روشنی میں سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر خاصا زور دیا گیا ہے ،اور کئی مجالس میں ایک سے زیادہ تعداد میں حدیث پاک کو بیان فرمایا ہے۔حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے اپنی کتاب میں حدیث کو نہایت آسان تشریح اور مفہوم کے ساتھ بیان فرما یا ہے کیونکہ اس وقت کے سننے والوں میں ایسے بھی لوگ موجود ہوتے جن کے پاس زیادہ علم نہ ہوتا یا وہ غیر مسلم ہوتے اس لئے حدیث پاک کو نہایت آسان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔مجلس وعظ میں جس موضوع پر حضرت گفتگو فرماتے اسی کے مطابق یا تو آغاز میں حدیث پاک بیان کرتے یا پھر بعد میں حدیث کو بمعہ تشریح کے بیان فرماتے تاکہ سننے والوں کو زیادہ سمجھ آئے۔فوائد الفواد میں حدیث کی عظمت اور اہمیت کچھ یوں بھی بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو اور اس کے سرہانے بیٹھ کر ایک صحیح حدیث کو بیان کیا جائے تو اس مرض سے جس میں کوئی مبتلا ہو شفا ء پا لیتا ہے اسی حوالے سے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ’’مولانا رضی الدین نیشاپوری ؒ بہت بیمار تھے ان کے پاس ایک عالم آئے اور ان کے سامنے سنن ابن ِ ماجہ کتاب الزھد کے باب توبہ کا بیان سے حدیث نمبر ۴۲۵۰سنائی’’گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں‘‘۔ اس صحیح حدیث کو سننے کے بعد مولانا کی بیماری ختم ہو گئی ۔‘‘اسی طرح حدیث کو روایت کرنے والوں اور نبی پاک ﷺ سے سن کر حدیث لکھنے والوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے ۔احادیث مبارکہ کے ذریعے سے لوگوں کو شریعی مسائل بھی سمجھائے گئے ہیں اور حدیث کو کیسے بیان کیا جائے یہ بھی سمجھایا گیا ہے(دہلوی 2017)

REFERENCE

Khoda, D. A. Q. E. (April 2019). TASAUF: The Science Of Primitive Knowledge Of Allah. *International Journal Of Advanced Research (IJAR)*, 7(4). Doi: :10.21474/IJAR01/8874

Sengupta, D. C. (April 2020). Analyzing The Development Of The Chishti Silsilah In Delhi: A Case Analysis Of The Role Played By Shaikh Nizamuddin Auliya *International Journal Of Research In Social Sciences 10*(4).

آئی ٹی مجلس(سن ندارد):’’ حالات ِ زندگی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ‘‘،دعوت اسلامی۔

ابو الحسن،سید،مولانا،ندوی(1986)،سوانح محبوب الہیٰ حضرت نظام الدّین اولیاءؒ‘‘،بمبئ انڈیا،ادارہ اشاعت دینیات۔

ابو خلدون، محمد،(2004)،نقوش جیلانی حیات وتعلیمات شیخ عبدا لقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ، دیوان پبلیکیشنز۔

امین ،مولانا محمد قاسم (مترجم)،عبداللہ،محمد بن یزید،ابنِ ماجہ،حافظ(تالیف)، سن ندارد ،سنن ابنِ ماجہ شریف،لاہور،مکتبہ العلم۔

پالن پوری ،سعید احمد،مفتی،مولانا(مترجم)،(2011)، تحفتہ القاری شرح صحیح البخاری جلد اول،کراچی،زم زم پبلیشر۔

جہانگیر، محمد محی الدین (2016)شرح ابو داؤد،لاہور،شبیر برادرز۔

حقانی، عزیز الرحمٰن(سن ندارد)، حقیقت تصوف و سلوک قرآن و حدیث اور عقلی دلائل کی روشنی میں، ڈیرہ اسماعیل خان، برکی اسلامی کتب خانہ۔

دہلوی،خواجہ امیر حسن علا سنجری(2017)،فوائد الفواد،خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی(مترجم)،لاہور، الفصیل ناشران۔

سعیدی، غلام رسول،علامہ(2002)،شرح صیح مسلم جلد ہفتم‘‘لاہور، فرید بک سٹال۔

عثمان، محمد،علامہ ،مولانا(سن ندارد)،نصرالباری اردو شرح صحیح بخاری جلد یاذدہم،کراچی،مکتبہ الشیخ۔

قاسمی، مفتی اختر امام عادل،(2023) سلاسل تصوف تاریخ، تعارف۔ خصوصیات اور حالات مشائخ (مع تشریح اصطلاحات و مسائل تصوف)،دائرہ المعارف الربانی ہجامعہ ربانی منور و اشریف سمستی پور بہار۔

میرٹھی، مولانا عاشق الٰہی(مترجم) جیلانی، شیخ عبدالقادر، (سن ندار‌در) فیوض یزدانی، ، لاہور، مکتبی علم۔

نجیب الرحمن ، حضرت سخی سلطان محمد(2018)، حیات و تعلیمات سیدنا غوث اعظم ، لاہور، سلطان الفقر پبلیکیشنز